روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 9 دسمبر 2011ء 13 محرم 1433 ہجری 9 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 276

خدا سے ڈرنے والے

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی اپنے بوجھ کی طرف بلائے گی تو اس (کے بوجھ میں) سے کچھ بھی نہ اُٹھایا جائے گا خواہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ تو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو اپنے رب سے اس کے غیب میں ہونے کے باوجود ترساں رہتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے تو اپنے ہی نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی آخری ٹھکانا ہے۔

(سورة فاطر :19)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پانچواں کام مومن کا جس سے پانچویں درجہ تک قوتِ ایمانی پہنچ جاتی ہے عندالعقل یہ ہے کہ صرف ترکِ شہوات نفس ہی نہ کرے بلکہ خدا کی راہ میں خود نفس کو ہی ترک کر دے اور اس کے فدا کرنے پر تیار رہے۔ یعنی نفس جو خدا کی امانت ہے اسی مالک کو واپس دیدے اور نفس سے صرف اس قدر تعلق رکھے جیسا کہ ایک امانت سے تعلق ہوتا ہے اور دقائق تقویٰ ایسے طور پر پورا کرے کہ گویا اپنے نفس اور مال اور تمام چیزوں کو خدا کی راہ میں وقف کر چکا ہے۔ اسی طرف یہ آیت اشارہ فرماتی ہے والذین ھم لامنٰتھم.......... پس جبکہ انسان کے جان و مال اور تمام قسم کے آرام خدا کی امانت ہے جس کو واپس دینا امین ہونے کے لئے شرط ہے لہٰذا ترکِ نفس وغیرہ کے یہی معنے ہیں کہ یہ امانت خداتعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اس طور سے یہ قربانی ادا کر دے اور دوسرے یہ کہ جو خداتعالیٰ کے ساتھ ایمان کے وقت اس کا عہد تھا اور جو عہد اور امانتیں مخلوق کی اس کی گردن پر ہیں ان سب کو ایسے طور سے تقویٰ کی رعایت سے بجا لاوے کہ وہ بھی ایک سچی قربانی ہو جاوے کیونکہ دقائق تقویٰ کو انتہا تک پہنچانا یہ بھی ایک قسم کی موت ہے اور لفظ افلح کا جو اس آیت سے بھی تعلق رکھتا ہے اس کے اس جگہ یہ معنے ہیں کہ جب اس درجہ کا مومن خداتعالیٰ کی راہ میں بذل نفس کرتا ہے اور تمام دقائق تقویٰ بجا لاتا ہے۔ تب حضرت احدیت سے انوار الٰہیہ اس کے وجود پر محیط ہو کر روحانی خوبصورتی اس کو بخشتے ہیں جیسے کہ گوشت ہڈیوں پر چڑھ کر ان کو خوبصورت بنا دیتا ہے اور جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں ان دونوں حالتوں کا نام خداتعالیٰ نے لباس ہی رکھا ہے۔ تقویٰ کا نام بھی لباس ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لباس التقویٰ اور جو گوشت ہڈیوں پر چڑھتا ہے وہ بھی لباس ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فکسونا العظام لحما کیونکہ کسوة جس سے کسونا کا لفظ نکلا ہے لباس کو ہی کہتے ہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد21 صفحہ232)

پریس ریلز

دنیا پور ضلع لودھراں میں احمدیہ قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی کا افسوسناک واقعہ

دنیا پور ضلع لودھراں میں شرپسند عناصر نے رات کے اندھیرے میں احمدیہ قبرستان میں داخل ہو کر قبروں کی بے حرمتی کر ڈالی اور قبروں کو نقصان پہنچانے کے علاوہ 7 قبروں کے کتبے توڑ دیئے۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے واقعہ کی انکوائری اور مجرموں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق دنیا پور ضلع لودھراں میں 1976ء سے احمدیہ قبرستان موجود ہے۔ جس میں 29 قبریں ہیں۔ 3 دسمبر 2011ء کی رات شرپسندوں نے رات کی تاریکی میں قبروں کی بے حرمتی کی اور 7 قبروں کے کتبے توڑ کر ان کو ویرانے میں پھینک گئے۔ جن کو مقامی پولیس نے برآمد کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس غیر انسانی واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ زندگی کے مختلف گوشوں میں جو امتیازی سلوک ہو رہا ہے وہ اپنی جگہ ایک تلخ حقیقت ہے لیکن جو احمدی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ان کو بھی نہیں بخشا جا رہا اور ان کی قبروں کی بے حرمتی انتہائی انسانیت سوز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 1984ء کے جاری کردہ امتیازی قوانین کے بعد سے قبروں کی بے حرمتی کے اب تک 29 واقعات ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا پور میں ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کی مخالفت جاری ہے اور معاندین آئے روز کوئی نہ کوئی مسئلہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ترجمان

باقی صفحہ 8 پر

مشعل راہ

والدین کی خدمت حصول جنت کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 16/جنوری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، مٹی میں ملے اس کی ناک۔ مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ۔ باب رغم انف من ادرک ابویہ)

تو یہ دیکھیں کس قدر ڈرایا گیا ہے، آپ نے کس طرح بیزاری کا اظہار فرمایا ہے بلکہ ایک طرح سے لعنت ہی ڈالی گئی ہے ایسے شخص پر کہ جنت میں جانے کے مواقع ملنے کے باوجود ان سے فائدہ نہیں اٹھایا کہ تم پر پھٹکار ہو خدا کی۔ اللہ تعالیٰ تمام ایسے بگڑے ہوؤں کو جو اپنے ماں باپ سے بدسلوکی کرتے ہیں راہ راست پر لائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ماں باپ سے اس طرح بدسلوکی کرتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔.......... جیسا کہ فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 19)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری۔ کتاب الادب۔ باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ رب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے، اور رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(الادب المفرد للبخاری۔ باب قولہ تعالیٰ و وصینا الانسان بوالدیہ حسنا)

حضرت عبداللہؓ بن عَمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟۔ فرمایا: ہاں وہ دوسرے آدمی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے تو اپنے ہی ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان)۔ کیونکہ وہ بھی جواب میں گالی دے گا۔ تو اس سے ایک سبق تو یہ ملا کہ گالی نہیں دینی اور دوسرے یہ کہ اپنے ماں باپ کو دعائیں دلوانی ہیں تو اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھلاؤ۔ تمہارے سے واسطہ رکھنے والے یہ کہیں کہ اللہ اس کے والدین کو جزاء دے جس نے اپنے بچوں کی ایسی اعلیٰ تربیت کی ہے۔

جنگ حنین میں بنو ہوازن کے قریباً چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ ان میں حضرت حلیمہ کے قبیلہ والے اور ان کے رشتہ دار بھی تھے جو وفد کی شکل میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کی رضاعت کا حوالہ دے کر آزادی کی درخواست کی۔ (یعنی یہ حوالہ دیا کہ حضرت حلیمہ اس قبیلے کی ہیں، ان کا دودھ آنحضرت ﷺ نے پیا ہوا ہے)۔ آنحضرت ﷺ نے انصار اور مہاجرین سے مشورہ کے بعد سب کو رہا کر دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 144۔ بیروت 1960ء)

یہ حسن سلوک تھا آپؐ کا۔ ذرا سا بھی تعلق ہو تو ایسے کیا کرتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 8 جون 2004ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 641

پیغام حق کے لئے معزز شخصیات کی یادگار دعوت

17 مئی 1908ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی مبارک زندگی کا آخری پبلک لیکچر لاہور کی معزز شخصیات کے سامنے دیا۔ سامعین میں لاہور کے مشہور وکلاء، بیرسٹر اور اخبارات کے صحافی بھی تھے۔ جو امام دوران کے بے نظیر خطاب سے بہت متاثر ہوئے۔ یہ جلسہ سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان واقع برانڈرتھ روڈ کے نچلے صحن میں منعقد ہوا اور کھانے کا اہتمام محترم خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں کیا گیا تھا۔

ایک بار حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود نے اس یادگار دعوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ دعوت ایک غیر احمدی شاہزادہ محمد ابراہیم صاحب کی طرف سے کی گئی اور روپیہ ہمارا اپنا خرچ ہوا۔ اس میں بہت سے لوگ آ گئے جن میں حضرت مسیح موعود نے باتیں سنائیں۔''

حضرت مسیح موعود نے جب اس دعوت کے موقع پر وعظ شروع کیا۔ تو کسی نے ...... کہا۔ ہم تو کھانا کھانے کے لئے آئے تھے۔ مگر یہ کیا ہونے لگا ہے۔ اس پر ایک شخص نے ...... کہا۔ **کھانا تو ہم ہر روز کھاتے ہی ہیں۔ مگر یہ کھانا کہاں نصیب ہوتا ہے۔** یہ بات تو اس نے بہت معقول کہی۔ مگر وہ بھی کھانا کھانے کے لئے ہی آیا تھا۔ خود بخود نہ آیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں پہلے حق کی خواہش نہ تھی۔ مگر جب اسے موقع مل گیا۔ تو اس نے اس خواہش کا اظہار کیا۔''

سب سے پیارا مرید

جلسہ سالانہ 1925ء کے موقع پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بانی احمدیہ مشن امریکہ نے ''ذکر حبیب'' کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے یہ دلچسپ واقعہ سنایا کہ ''حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک مرتبہ حضرت صاحب کے گھر میں مستورات کے درمیان اس امر پر گفتگو ہونے لگی کہ حضرت اقدس کو اپنے مریدوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ کسی عورت نے کسی کا نام لیا اور کسی عورت نے کسی کا۔ کسی ایک شخص پر سب عورتوں کا اتفاق نہیں ہو سکا۔ حضرت اماں جان نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو حضرت صاحب کو سب سے پیارے مولوی نورالدین ہیں۔ اور اس کا امتحان بھی میں تم سب عورتوں کو ابھی کرائے دیتی ہیں۔

اس وقت حضرت صاحب علیحدہ کمرے میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے۔ حضرت اماں جان عورتوں کے مجمع میں سے اٹھیں اور کہنے لگیں کہ میں حضرت صاحب کے پاس جا کر یہ بات ایک ترکیب سے پوچھتی ہوں تم باہر کھڑی ہو کر سنتی رہنا۔ تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ حضرت صاحب کو سب سے زیادہ پیارا کون سا مرید ہے؟

عورتوں سے یہ کہہ کر حضرت اماں جان حضور اقدس کے پاس کمرہ میں تشریف لے گئیں اور حضور کو مخاطب کر کے فرمانے لگیں کہ ''آپ کے جو سب سے زیادہ پیارے مرید ہیں وہ'' اتنا فقرہ کہہ کر حضرت اماں جان چپ ہو گئیں۔ اس پر حضرت اقدس نے نہایت گھبرا کر پوچھا ''مولوی نورالدین صاحب کو کیا ہوا جلدی بتاؤ۔'' اس پر حضرت اماں جان ہنسنے لگیں۔ اور فرمایا ''آپ گھبرائیں نہیں۔ مولوی نورالدین صاحب اچھی طرح ہیں۔ میں تو آپ کے منہ سے یہ بات کہلوانا چاہتی تھی کہ آپ کے سب سے پیارے مرید کون سے ہیں۔ چنانچہ آپ نے وہ بات کہہ دی۔ اب میں جاتی ہوں۔ آپ اپنا کام کریں۔''

(لطائف صادق صفحہ 12-13 مرتبہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی۔ پبلشر حکیم عبداللطیف صاحب منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب قادیان 1946ء)

حضرت حکیم مولانا نور الدین بھیروی (1841-1914ء) اپنی پہلی زیارت امام الزمان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔

''میں جب قادیان میں آیا شروع میں یہاں مرزا صاحب مرحوم و مغفور ہی تھے ان کی بیوی خود کھانا پکاتی تھی اور ایک خادمہ تھی بس۔ لیکن جب تعلیم دیکھی تو میں نے کہا بس ایسی ہے کہ عقل مندوں کو کھا جائے گی اور مجبوراً یہ صداقت دنیا میں پہنچ جائے گی''۔ (کلام امیر صفحہ 9)

''مجھے مرزا صاحب کے ماننے میں ذرا بھی دقت نہ ہوئی خیالی تصویر تو ہم نے بنائی ہوئی نہ تھی۔ حدیث والے خدوخال ہم کو مل ہی گئے''

(بدر 10/اکتوبر 1912ء صفحہ 3)

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کی قیمتی ہدایات اور خداداد علم و عرفان

خطاباتِ شوریٰ جلد دوم سے چند شہ پارے

انتخاب: فرخ سلمانی

قسط اول

حضرت مصلح موعود نے مجالس شوریٰ میں جو ہدایات دیں یا خطاب فرمائے ان پر مشتمل 2 جلدیں خطاباتِ شوریٰ کے عنوان سے شائع ہوئی ہیں جو حضرت مصلح موعود کی فہم و فراست اور انتظامی صلاحیتوں کا شاہکار ہیں۔ ان میں سے حضور کے چند منتخب ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

اخلاص کا قابلِ رشک نمونہ

ہمیشہ میرا قلب اس صحابی کا ذکر آنے پر اس کے لئے دُعائیں کرنے میں لگ جاتا ہے۔ جس نے اُحد کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اخلاص کا ایسا قابلِ رشک نمونہ پیش کیا کہ رہتی دُنیا تک اس کی مثال قائم رہے گی۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ احد کی جنگ میں جب کفار میدان سے چلے گئے اور مسلمان اپنے زخمیوں اور شہیدوں کی تلاش میں نکلے تو ایک انصاری نے دیکھا کہ ایک دوسرے انصاری بہت بُری طرح زخمی ہو کر میدانِ جنگ میں پڑے ہیں اور چند منٹ کے مہمان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ صحابی ان کے پاس گئے اور کہا اپنے گھر والوں کو کوئی پیغام دینا چاہو تو دے دو، مَیں پہنچا دوں گا۔ اُس وقت اس صحابی نے جو جواب دیا وہ نہایت ہی شاندار تھا۔ اِس حالت میں کہ وہ موت کے قریب تھے اور اپنی موت کے بعد اپنی بیوی بچوں کی حالت کا نظارہ اُن کی آنکھوں کے سامنے تھا اُنہوں نے جو ایمان کا نمونہ دکھایا وہ بتاتا ہے کہ انصار نے جو کہا سچے دل سے کہا تھا اور اُسے پورا کر کے دکھا دیا۔ اُنہوں نے کہا میں پہلے ہی اِس بات کی انتظار میں تھا کہ کوئی دوست ملے تو اس کے ذریعہ اپنے رشتہ داروں کو پیغام بھیجوں، اچھا ہوا تم آ گئے۔ پھر کہا وہ پیغام یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے رشتہ داروں اور میرے دوستوں سے کہہ دینا کہ جب تک ہم زندہ تھے ہم نے اپنی جانیں قربان کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کی مگر اب ہم اِس دُنیا سے رُخصت ہوتے ہیں اور یہ قیمتی امانت تمہارے سپرد کرتے ہیں امید ہے کہ آپ ہم سے بھی بڑھ کر اِس کی حفاظت کریں گے۔ یہ کہا اور جان اپنے پیدا کرنے والے کے سپرد کر دی۔

یہ ایسا شاندار ایمان کا مظاہرہ ہے کہ جس کی مثال صحابۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سِوا کسی اور جگہ بہت کم مل سکتی ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 12)

موعود خلافت

اس وقت ہماری جماعت کے لئے تو خلافت کا ہی سوال نہیں دو اَور سوال بھی ہیں۔

ایک قُربِ زمانۂ نبوت کا سوال اور دوسرا موعود خلافت کا سوال۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو ہر خلیفہ کے ماننے والے کو نہیں مل سکتیں۔ آج سے سَو دو سَو سال بعد بیعت کرنے والوں کو یہ باتیں حاصل نہیں ہو سکیں گی۔ اُس زمانہ کے عوام تو الگ رہے خلفاء بھی اس بات کے محتاج ہوں گے کہ ہمارے قول، ہمارے عمل اور ہمارے ارشاد سے ہدایت حاصل کریں۔ ہماری بات تو الگ رہی وہ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ آپ لوگوں کے قول، آپ لوگوں کے عمل اور آپ لوگوں کے ارشاد سے ہدایت حاصل کریں۔ وہ خلفاء ہوں گے مگر کہیں گے کہ زید نے فلاں خلافت کے زمانہ میں یوں کیا تھا، ہمیں بھی اِس پر عمل کرنا چاہئے۔ پس یہ صرف خلافت اور نظام کا ہی سوال نہیں بلکہ ایسا سوال ہے جو مذہب کا سوال ہے۔ پھر صرف خلافت کا سوال نہیں بلکہ ایسی خلافت کا سوال ہے جو موعود خلافت ہے۔ الہام اور وحی سے قائم ہونے والی خلافت کا سوال ہے۔ ایک خلافت تو یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ لوگوں سے خلیفہ منتخب کراتا ہے اور پھر اُسے قبول کر لیتا ہے مگر یہ ویسی خلافت نہیں۔ یعنی مَیں اِس لئے خلیفہ نہیں کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات کے دوسرے دِن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا بلکہ اس لئے بھی خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اول کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ پس مَیں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ میں مأمور نہیں مگر میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اِس کی خبر دی تھی۔ گویا اِس خلافت کا مقام مأموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے اور یہ موقع ایسا نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ اِسے رائیگاں جانے دے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سُرخرو ہو جائے۔ جس طرح یہ بات درست ہے کہ نبی روز روز نہیں آتے اِسی طرح یہ بھی درست ہے کہ موعود خلیفے بھی روز روز نہیں آتے۔ پھر یہ کہنے کا موقع کہ فلاں بات ہم سے تیس پچیس سال پہلے خدا تعالیٰ کے نبی نے یوں کہی یہ بھی روز روز میسر نہیں آتا۔ جو روحانیت اور قُرب کا احساس اُس شخص کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ آج سے تیس سال پہلے خدا تعالیٰ کے مأمور اور مرسل نے یہ فرمایا تھا اُس شخص کے دل میں کیونکر پیدا ہو سکتا ہے جو یہ کہے کہ آج سے دو سَو سال پہلے خدا تعالیٰ کے فرستادہ نے فلاں بات یُوں کہی تھی۔ کیونکہ دو سَو سال بعد کہنے والا اس کی تصدیق نہیں کر سکتا لیکن بیس تیس سال بعد کہنے والا اس کی تصدیق کر سکتا ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 18)

خلیفہ کو استاد سمجھو

پس ضرورت ہے اس بات کی کہ جماعت متحدُ الخیال ہو کر خلیفہ کو اپنا ایسا استاد سمجھے کہ جو بھی سبق وہ دے اُسے یاد کرنا اور اس کے لفظ لفظ پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھے۔ اتحادِ خیالات کے ساتھ قومیں بہت بڑی طاقت حاصل کر لیا کرتی ہیں ورنہ یوں نظام کا اتحاد بھی فائدہ نہیں دیتا جب تک اتحادِ خیالات نہ ہو۔ یورپ کا حال کا تجربہ دیکھ لو۔ اٹلی یورپ میں ذلیل ترین حکومت سمجھی جاتی ہے لیکن جب مسولینی نے اٹلی میں اتحادِ خیالات پیدا کیا تو آج اٹلی کے لوگ کہتے ہیں کہ یورپ کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور اتنا تو ہم نے بھی دیکھا ہے کہ شیرِ انگلستان جس کے چنگھاڑنے سے کسی وقت دُنیا کانپ جاتی تھی، اسے بھی اٹلی کے مقابلہ میں آ کر دُم دبانی ہی پڑی۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 19)

ہمارے مربی سجدوں میں جیتیں

(مربی) کا کام مباحثات کرنا نہیں بلکہ دین اور تقویٰ قائم کرنا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود کی سادگی کو دیکھا ہے۔ مَیں بچہ تھا مگر مجھے یاد ہے ہم آپ کا چہرہ دیکھ کر سمجھتے کہ معلوم نہیں آپ سوال کا جواب دے سکیں گے یا نہیں مگر جب جواب دیتے تو سائل کو مطمئن کر کے خاموش کر دیتے۔ پس ہمیں وہ تیز طرار (مربی) نہیں چاہئیں جو خم ٹھونک کر میدانِ مباحثہ میں نکل آئیں اور کہیں آؤ ہم سے مقابلہ کر لو۔ ایسے (مربی) آریوں اور عیسائیوں کو ہی مبارک ہوں ہمیں تو وہ چاہئیں جن کی نیچی نظریں ہوں جو شرم و حیا کے پتلے ہوں، جو اپنے دل میں خوفِ خدا رکھتے ہوں، لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں کہ یہ کیا جواب دے سکیں گے۔ ہمیں اُن فلسفیوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ اُن خادمانِ دین کی ضرورت ہے جو سجدوں میں جیت کر آئیں۔ اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں تو سَو دفعہ ہار جائیں۔ ہمیں اِس کی کیا ضرورت ہے کہ زبانیں چٹخارہ لیں مگر ہمارے حصہ میں کچھ نہ آئے۔ سر جنبش کریں اور ہم محروم رہیں میں مانتا ہوں کہ اس میں بیرونی جماعتوں کا بھی قصور ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ فلاں (مربی) کو بھیجا جائے، فلاں کا آنا کافی نہیں کیونکہ وہ چٹخارہ دار زبان میں بات نہیں کر سکتا۔ یہ صحیح ہے مگر لیڈر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو پیچھے چلائے نہ کہ لوگ جدھر چاہیں اُسے لے جائیں۔ جو شخص تقویٰ و طہارت پیدا کرتا ہے جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے وہی حقیقی (مربی) ہے لیکن جو یہ سمجھے کہ میں نوکر ہوں اور جو وہاں جائے جہاں اُسے حکم دیا جائے ایسے کو ہم نے کیا کرنا ہے۔ اسے تو کل اگر کہیں اِس سے اچھی نوکری مل گئی تو وہاں چلا جائے گا۔ ہمیں وہ (مربی) چاہئیں جو اپنے آپ کو ملازم نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے کام کریں اور اُسی سے اجر کے متمنی ہوں۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ ہمارا (مربی) نہیں بلکہ ہمارے دشمن کا (-) ہے، وہ شیطان کا (مربی) ہے کیونکہ اُس کو تقویت دے رہا ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 26)

احمدیوں سے بلند توقعات

میں نہیں جانتا کہ دوسرے دوستوں کا کیا حال ہے لیکن میں تو جب ریل گاڑی میں بیٹھتا ہوں میرے دل میں حسرت ہوتی ہے کہ کاش! یہ ریل گاڑی احمدیوں کی بنائی ہوئی ہو، اور اس کی کمپنی کے وہ مالک ہوں۔ اور جب میں جہاز میں بیٹھتا ہوں تو کہتا ہوں کاش! یہ جہاز احمدیوں کے بنائے ہوئے ہوں اور وہ اِن کمپنیوں کے مالک ہوں۔ میں پچھلے دنوں کراچی گیا تو اپنے دوستوں سے کہا کاش! کوئی دوست جہاز نہیں تو کشتی بنا کر ہی سمندر میں چلانے لگے اور میری یہ حسرت پوری کر دے اور میں اُس میں بیٹھ کر کہہ سکوں کہ آزاد سمندر میں یہ احمدیوں کی کشتی پھر رہی ہے۔ دوستوں سے میں نے یہ بھی کہا کاش! کوئی دس گز کا ہی جزیرہ ہو جس میں احمدی ہی احمدی ہوں اور ہم کہہ سکیں کہ یہ احمدیوں کا مُلک ہے کہ بڑے کاموں کی ابتداء چھوٹی ہی چیزوں سے ہوتی ہے۔

یہ ہیں میرے ارادے اور یہ ہیں میری تمنائیں۔ اِن کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم کام شروع کریں مگر یہ کام ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ ان جذبات کی لہریں ہر ایک احمدی

کے دل میں پیدا نہ ہوں اور اِس کیلئے جس قربانی کی ضرورت ہے وہ نہ کی جائے۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص79)

ورزش ضروری ہے

15,14 سال کا عرصہ گزرا میں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں اور چوہدری ظفراللہ خاں صاحب اور ایک اَور شخص ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ وہ تیسرا شخص اب یادنہیں رہا کہ چوہدری صاحب پر یا مجھ پر یا اور کسی تیسرے شخص پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ ورزش کیوں کرتا ہے؟ اِس طرح تو وقت ضائع ہوتا ہے۔ اِس پر میں اُسے جواب دیتا ہوں کہ بعض خداتعالیٰ کے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے ورزش ضروری ہوتی ہے ورنہ دین کونقصان پہنچتا ہے اور اگر وہ ورزش نہ کریں تو گنہگار ہوں۔ اُس وقت میرے دل میں خیال گزرتا ہے کہ میں بھی تو ورزش میں سستی کر جاتا ہوں اور یہ نہیں چاہئے۔غرض ورزش ضروری ہے لیکن ایک حد تک۔ حضرت مسیح موعود نے بھی موگریاں رکھی ہوئی تھیں۔آپ سیر کے لئے بھی باقاعدہ جایا کرتے تھے۔تو لعبؔ کلی طور پر منع نہیں صرف اس پر ایک حد بندی ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کی طرف توجہ بھی منع نہیں لیکن لعب کی حدود کے اندر اس میں مشغول ہونا چاہئے اور اسے اصل مقصود نہیں قرار دینا چاہئے۔اصل مقصود دین ہے۔ (خطابات شوریٰ جلد2 ص92)

خلیفہ کے ہتھیار

مَیں صدر انجمن کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو خلیفہ کا ہاتھ سمجھے، پورا پورا تعاون کرے۔ ایسے لوگوں کو سلسلہ کے کام پر لگایا جائے جو خلیفہ کا پورا ادب اور احترام کرنے والے ہوں، تعاون کرنے والے ہوں اور جو ایسا نہ ہو اُس کی اصلاح کی جائے اور اگر اصلاح نہ ہو تو اُنہیں نکال دیا جائے۔

اِسی طرح جو کارکن ہیں اُنہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ ہتھیار ہیں اُن کا اپنا کوئی وجود نہیں، جب خلافت قائم ہو تو سارے وجود اس میں مدغم ہو جاتے ہیں کیونکہ خلیفہ دماغ ہوتا ہے اور تمام جوارح کا فرض ہوتا ہے کہ دماغ کے تابع چلیں اور اگر کوئی شخص نہیں چل سکتا تو وہ کام چھوڑ دے اور تفرقہ یا سُستی سے اس سکیم کو نقصان نہ پہنچائے جو جاری کی گئی ہو۔

اسی طرح مَیں بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو سکیم ان کے سامنے پیش کی جارہی ہے اسے قرآن کریم سے پرکھ کر دیکھ لیں ایک لفظ بھی اس سے باہر نہ ہوگا جو کچھ کہا گیا ہے اِسی کی روشنی میں کہا گیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میں نہیں بولتا بلکہ بالاہستی میری زبان سے بولتی ہے۔غور کر کے دیکھ لو کہ جب بھی میری باتوں کو یاد نہیں رکھا گیا یا اُن پر عمل نہیں کیا گیا جماعت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ (خطابات شوریٰ جلد2 ص94)

دہریوں کی دعا

گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ایک موقع پر انگریزی کیبنٹ مشورہ کر رہی تھی کہ فلاں محاذ پر گولہ بارود کی جو کمی ہے اس کے متعلق کیا کیا جائے۔ اِس لئے وزراء مشورہ کر رہے تھے کہ لارڈ ینگ کمانڈر انچیف افواج کا تار وزیراعظم کو ملا کہ اب آخری وقت آن پہنچا ہے، جرمنی نے پورے زور سے آخری حملہ کر دیا ہے اور آپ کی امداد کا وقت نہیں رہا، اب آخری اور فیصلہ کُن جنگ ہو رہی ہے۔مسٹر لائڈ جارج نے جو اُس وقت وزیر اعظم تھے جب یہ تار پڑھا تو دوسرے وزراء سے مخاطب ہو کر کہا کہ دوستو! تدبیروں کا وقت جاتا رہا، اِس وقت ہماری فوج دیوار سے پیٹھ لگائے (یہ انگریزی محاورہ ہے آخری جِد وجُہد کے متعلق) مقابلہ کر رہی ہے اب سوائے خدا کے ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا، آؤ اس سے التجاء کریں اور یہ کہہ کر وہ گھٹنوں کے بل گِر کر دعا میں مشغول ہو گئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دہریہ کہلاتے ہیں اور جن کا خداتعالیٰ پر نہایت ہی قلیل ایمان ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص95)

پُر درد دعا

ہمارے لئے اِس سے زیادہ خطرناک وقت اور کون سا آ سکتا ہے۔ ایمان سے زیادہ قیمتی چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔دشمن اس پر حملہ آور ہو رہا ہے اور تمام طاقتیں مل کر حملہ کر رہی ہیں۔حُکام میں سے بھی بعض اِن سے مل گئے ہیں اور رعایا میں سے بھی، عیسائی بھی، سکھ بھی، ہندو بھی، امراء بھی اور غرباء بھی، بڑے بھی اور چھوٹے بھی، پیشہ ور بھی اور علم والے بھی، کالجوں کے طالب علم بھی اور مدرسوں کے لڑکے بھی۔

غرض سب نے مل کر اِس چھوٹی سی جماعت پر حملہ کر دیا ہے۔ اب خدا کے نام پر آؤ ہم بھی خداتعالیٰ کے حضور گر جائیں اور کہیں الٰہی! جو کچھ ہم کر سکتے تھے وہ ہم نے کیا مگر ہمارے ہاتھ ٹوٹ چکے ہیں اور ہماری طاقتیں شل ہو گئی ہیں۔ اے خدا تُو ہی ہماری مدد کر۔ہم جو کچھ کر سکتے ہیں اُس کے لئے تو ہی توفیق دے اور ہماری مدد فرما کیونکہ تیرے سِوا اور کوئی طاقت نہیں جو ہمیں مدد دے سکے۔ پس تو آسمان سے فرشتے ہماری مدد کے لئے بھیج۔ ہم بے کس اور بے قوی ہیں لیکن ہماری ذمہ داری بہت بڑی ہے، ہم کمزور اور ناطاقت ہیں لیکن کام بہت مشکل ہے تُو ہی ہماری مدد کر کہ تیرے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں۔

آؤ اِس نیت اور اِس ارادہ سے دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب خداتعالیٰ کے لئے قربان کر دیں۔ (دین) اور قرآن کی جو عظمت ہے کیا اِس کے مقابلہ میں ہماری جانیں اور مال کچھ بھی عزت رکھتے ہیں؟ اگر قرآن کریم کی ایک زیر یا ایک زبر مٹنے لگے اور اس کے بچانے کے لئے ہم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اولاد قربان کر دیں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کوئی بڑی قربانی کی۔ پھر اِس وقت جب کہ سارا قرآن ہی خطرہ میں ہے، سارا (دین) ہی چُور چُور ہو رہا ہے تم سمجھ سکتے ہو ہمارے لئے کس کوشش کی ضرورت ہے۔ سو آؤ ہم پوری طرح عہد کر لیں کہ اب ہم سُستی کی گھڑی اپنے پر آنے نہ دیں گے۔ اپنی جانوں اور اپنے مالوں اور اپنی اولادوں اور اپنی عزتوں کو بے دریغ اس کے لئے قربان کرتے چلے جائیں گے اور دُنیا کے آنے والے تغیر کا سورج دو باتوں میں سے ایک ہی دیکھے گا یا تو ہماری اور ہماری اولادوں کی لاشوں کو اور یا پھر وسیع اُفق سے (دین) کے فتح کی خوشی میں اُڑتے ہوئے جھنڈے کو۔ اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کے باندھنے اور پھر اس کے نباہنے کی توفیق دے۔ اے (دین) کے بھیجنے والے! تُو ہی ہمارے دل کا اخلاص بن جا اور ہمارے بازوؤں کی طاقت ہو جا کہ تیرے بغیر ہم کچھ نہیں اور تیرے ساتھ ہم سب ہی کچھ ہیں۔ اَللّٰھُم اٰمِیْن۔" (خطابات شوریٰ جلد2 ص95)

قادیان میں مکان بنانے کی وجہ

مَیں نے قادیان میں ایک مکان بنایا اور اِس لئے بنایا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے کہ قادیان مشرق کی طرف بڑھے گا اور اِس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ مکان بنائیں مگر ہم رہتے انہی مکانات میں ہیں جن میں حضرت مسیح موعود رہتے تھے تاکہ حضرت مسیح موعود کی برکت حاصل ہو مگر مَیں نے سُنا ہے کہ ایک شخص جس نے خود کئی مکان بنائے ہیں، اعتراض کر رہا تھا کہ تعیش شروع ہو گیا ہے، کئی مکانات بنائے جارہے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر بیوی کے لئے الگ مکان بنایا ہوا تھا اور گیارہ مکان آپؐ کے ثابت ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ اعتراض کرنے والے کو لاکر اُس کمرہ میں رکھوں جس میں ہم رہتے ہیں تو جگہ کی تنگی کی وجہ سے چلانے لگ جائے۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص116)

پائلٹ بننے کی تحریک

آجکل ہوائی جہاز چلانا ایک اعلیٰ فن ہے اِس کے سیکھنے کی فیس ساڑھے تین سَو روپیہ ہے ہمارے نوجوان سینما پر پانچ سال میں اِس سے زیادہ رقم خرچ کر دیتے تھے۔مگر ایک بھی احمدی نوجوان ایسا نہیں جس نے ہوائی جہاز چلانا سیکھا ہو۔میرا لڑکا ناصر احمد ولایت سے واپس آیا تو میں نے اِسے کہا اگر کوئی صورت ہو تو تم وہاں جا کر ہوائی جہاز چلانا ضرور سیکھو۔ ہر شخص یہ کام نہیں سیکھ سکتا اِس کے لئے جسمانی صحت کا ایک معیار مقرر ہے اسی طرح نظر کا معیار ہے، اعصاب کا معیار ہے، اگر اعصاب مضبوط نہ ہوں تو اونچائی پر جانے کی وجہ سے جنون ہو جاتا ہے۔ (خطابات شوریٰ جلد2 ص124)

جماعت احمدیہ کا میگنا کارٹا

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب (مربی) امریکہ کی روانگی کے وقت میں نے جو تقریر کی تھی جو لکھی جاچکی ہے اور چھپ جائے گی، اُس میں مَیں نے بتایا ہے کہ تحریک جدید جماعت احمدیہ کے لئے اِسی طرح ہے جس طرح انگریزوں کے لئے میگنا کارٹا ہے۔ اس میں جماعت کی ترقی کے وہ اصول بتائے گئے ہیں جن کی اِس وقت ضرورت ہے۔ اگر احباب ان کے بین السطور کو پڑھیں تو ایسا مصالحہ مل سکتا ہے جو صدیوں تک کام آئے۔

جب میں نے وہ باتیں لکھی تھیں جو سمجھتا تھا کہ اِلقائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہیں میں اُس وقت دلیری سے کہہ رہا تھا کہ جماعت کے سامنے سکیم پیش کروں گا مگر صرف اتنا جانتا تھا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے جو طاقت مجھ میں آئی ہے وہ خود بتائے گی حتیٰ کہ وقت پر اُس کی حقیقت مجھ پر کھولی گئی۔ تب میں سمجھا کہ یہ ایک ایسی طاقت اور قوت ہے کہ جس سے جماعت دشمنوں کو زیر کر سکتی ہے اور خود ترقی بھی کر سکتی ہے۔

ہزاروں بار میرے دل میں یہ حسرت پیدا ہوئی کہ کونسا طریق ہو جس سے جماعت کو مادی اور مغربی رنگ سے بچایا جائے مگر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا جب خداتعالیٰ نے مجھے یہ سکیم بتا دی تاکہ جماعت اُس پر عمل کر کے آہستہ آہستہ اِس ڈھنگ پر آ جائے جو اس کے لئے ضروری ہے۔ اب ضرورت اِس بات کی ہے کہ مستقل طور پر اِس پر چلتی جائے اور جماعت کا ایک طبقہ ایسا ہو جو اِس سکیم کی روح کو سمجھتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ صحیح ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص126)

ترجمہ قرآن استاد سے پڑھیں

جو تجویزیں اِس وقت پیش کی گئی ہیں، اُن میں سے قرآن کے ترجمہ کا سوال ضرور قابلِ توجہ ہو گیا ہے۔ ہماری جماعت پر ایک وقت ایسا تھا جب ہم یہ اُمید کرتے تھے کہ جماعت کے افراد یہاں آئیں اور قرآن مجید پڑھیں لیکن اب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی وسیع ہو گئی ہے کہ ہم اس سے یہ امید نہیں کر سکتے کہ سب جماعت یہاں

آ کر پڑھے۔ گو بہترین صورت یہی ہے اور اب بھی میں اسی کا قائل ہوں کہ دوست یہاں آئیں اور پڑھیں۔ ترجمہ سے کبھی کوئی شخص قرآن مجید نہیں پڑھ سکتا۔ حوالہ کے لئے بیشک اِس کی ضرورت ہوسکتی ہے لیکن روحانیت پیدا کرنے اور قرآن کریم کے مطالب سمجھنے کے لئے ترجمہ سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا جاسکتا۔ قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے اور زندہ چیز ہر وقت حرکت کرتی ہے۔ سینما میں جو تصویریں دکھائی جاتی ہیں کیا تم انہیں زندہ تصویریں کہہ سکتے ہو؟ وہ تصویریں ہوتی ہیں لیکن زندہ نہیں کہلاسکتیں کیونکہ وہ زندہ سرچشمہ سے منقطع ہوچکی ہوتی ہیں۔ ایک بچہ جس کی اس میں تصویر دکھائی جارہی ہوتی ہے بڑا ہو چکا ہوتا ہے لیکن اس میں ابھی وہ بچہ ہی نظر آتا ہے۔ تصویر دکھاتی ہے کہ وہ چھاتیوں سے دودھ پی رہا ہے حالانکہ اب وہ دو تین سیر گوشت ہضم کرجاتا ہے۔ تو زندہ چیز زندہ کے ساتھ مل کر ایک نئی چیز پیدا کرتی ہے۔ ترجمہ اگر ہو تو وہ زندہ نہیں کہلاسکتا لیکن جب پڑھنے والا سامنے ہو اور پڑھانے والا اُسے پڑھائے تو چونکہ وہ اُس کے سامنے ہوتا ہے، وہ ترجمہ اُس کے حالات کے مطابق کرتا اور اُس کی ضروریات کو دیکھ کر قرآن کریم کی تعلیم اُس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ ترجمہ کرنے والا بھلا کب ساری دُنیا کے خیالات کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ وہ تو ایک لفظ کا ایک ہی ترجمہ کرے گا۔ حالانکہ عربی میں بعض دفعہ ایک ایک لفظ کے ساتھ ساٹھ ساٹھ معنے ہوتے ہیں اور اُن ساٹھ معنوں میں سے بعض دفعہ قرآن مجید کی کسی آیت پر دس معنے چسپاں ہو جاتے ہیں اور پھر وہ دس معنے مختلف تشریحات کی وجہ سے سینکڑوں معارف کے حامل ہو جاتے ہیں اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ قرآن مجید کے سات بطن ہیں اور پھر ایک دفعہ فرمایا کہ اس کے سَو معنے ہوتے ہیں۔ اِس کے یہی معنے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک ایک بطن آگے کئی کئی معارف پر مشتمل ہوتا ہے اور اس طرح مل کر کئی سَو حقائق ہو جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یشآء۔ یعنی وہ نئے سے نئے معارف نازل کرتا ہے، اور اِس طرح قرآن کریم کا علم کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ تو جس طرح قرآن مجید اُستاد سے پڑھنے میں آتا ہے اِس طرح ترجمہ سے نہیں آ سکتا۔

پس طریق یہی ہے کہ انسان کسی استاد سے ترجمہ پڑھے اور اس ترجمہ کو صرف اپنے ذاتی استعمال کے لئے رکھ لے۔ یعنی کبھی کسی لفظ کا ترجمہ بھول گئے تو اُس کو دیکھ لیا یا کسی غیر کے سامنے ترجمہ پیش کرنا ہوا تو اُسے پیش کردیا۔ مگر باوجود اِس کے چونکہ اب ساری جماعت قادیان آ کر نہیں پڑھ سکتی اِس لئے اُنہیں کچھ تو ملنا چاہئے۔ اگر ہماری جماعت کے افراد اُستادوں سے قرآن مجید میں سُستی کررہے ہیں تو ہم یہ بھی تو نہیں کرسکتے کہ اُن کی طرف سے بالکل توجہ ہٹا لیں اور اُنہیں روحانی طور پر مرجانے دیں۔ بیمار جب بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتا تو اُسے فیڈنگ کپ کے ذریعہ دودھ دیتے ہیں، اور جب دودھ بھی نہیں پی سکتا تو جسم میں جذب ہوجانے والی غذاؤں کی مالش کرتے ہیں۔ مثلاً بادام روغن کی مالش کرتے ہیں، گھی کی مالش کرتے ہیں، نمک اور سونٹھ کی مالش کرتے ہیں اور اس طرح اُس کی طاقت کو بحال رکھتے ہیں۔ تو ترجمہ اُن کے لئے ہے جو پوری غذا نہیں لے سکتے گو بعض اوقات ترجمہ اُن کے لئے بھی فائدہ کی بجائے نقصان کا موجب ہوسکتا ہے کیونکہ بعض دفعہ دشمن کی طرف سے اعتراض ایسے معنوں کی بناء پر ہوگا جو اس ترجمہ میں نہیں لکھے ہوں گے اور اِس طرح وہ جواب دینے سے قاصر رہیں گے۔ پس اصل طریق یہی ہے کہ انسان کسی ایسے اُستاد سے قرآن مجید پڑھے جو زمانہ کی ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر ان مطالب کو اُس کے سامنے لائے جن مطالب سے بِالعموم اُس کا واسطہ پڑسکتا ہو۔

دراصل ترجمہ کی مثال ایک ٹانک کی سی ہے، جیسے سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ہے ترجمہ بھی انسان کے لئے ایک ٹانک کا کام دے سکتا ہے۔ اگر ہیضہ، چیچک اور بخار وغیرہ میں کسی مریض کو سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک دیں گے تو اِس سے اُس میں کچھ طاقت تو آجائے گی مگر اس سے مرض کا علاج نہیں ہوگا۔ غرض ترجمہ ایک ٹانک کا کام تو دے سکتا ہے مگر وہ روحانی بیماریوں کا علاج نہیں۔ پس میں نے چاہا کہ دوستوں کی اس غلط فہمی کو دور کردوں کہ ترجمہ کے بعد وہ قرآن مجید کسی اُستاد سے پڑھنے سے مستغنی ہوجائیں گے۔ ترجمہ زیادہ سے زیادہ ٹانک کا کام دے سکتا ہے اور ٹانک دوا کا مُمِد تو ہو سکتا ہے مگر دوا کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ اس کے مقابلہ میں اگر دوا ہو تو وہ ٹانک کا بھی قائم مقام ہو سکتی ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص210)

سیرۃ خاتم النبیّین کی تکمیل

ایک دوست کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے، گو اُنہیں چاہئے تھا یہ تجویز بجٹ پر بحث کے دوران میں پیش کرتے مگر اُنہوں نے ایسا نہیں کیا اور چپکے سے میرے کان میں کہہ دیا۔ وہ تجویز یہ ہے کہ میاں بشیر احمد صاحب نے سیرۃ النبیؐ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اُسے مکمل کرالیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں اِس سیرت کی جہاں تک تکمیل ہوئی ہے اِس کے لحاظ سے ضروری ہے کہ بقیہ حصہ بھی مکمل ہوجائے اور مَیں کوشش کروں گا کہ اگر مناسب انتظام اِن کی جگہ ہوجائے تو میاں بشیر احمد صاحب کو فارغ کردیا جائے تاکہ سیرۃ النبیؐ کا کام مکمل ہوجائے۔ (خطابات شوریٰ جلد2 ص212)

مصنفین کے لئے ہدایات

ہر شخص کو کوئی نہ کوئی شوق لگا ہوا ہوتا ہے اگر علمی مذاق رکھنے والے لوگ اپنی فرصت کے اوقات میں کوئی کتاب ہی لکھ دیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ مگر یہ ضروری بات ہے کہ جو کتاب لکھیں وہ معقول ہو اور علمی رنگ میں لکھی گئی ہو۔ بعض لوگ نہایت نامعقول کتاب لکھتے ہیں اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ اِس کو اُسی شکل میں شائع کرنے کی اجازت دی جائے۔ گویا وہ اس اصل کو اختیار کرتے ہیں کہ ع

اگرچہ گندہ است مگر ایجاد بندہ است

(خطابات شوریٰ جلد2 ص215)

......مصنف وہ ہوں جو ہوش وحواس قائم رکھتے ہوں اور عقل وفکر سے کام لینے والے ہوں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کوئی ایسا فلسفہ نکالیں جس سے دُنیا میں تہلکہ مچ جائے۔ بلکہ ایسی باتیں لکھی جائیں جو عام سمجھ کے مطابق ہوں اور جن میں (دین) پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں اُن کا حل کیا گیا ہو۔ مثلاً مؤرخین کی کتابیں ہیں ان میں مسلمان بادشاہوں پر سخت ظلم کئے گئے اور ان پر نہایت گندے الزامات لگائے گئے ہیں۔ ہم بیشک اُن کی بے جا تعریف نہیں کرسکتے مگر جتنی نیکی اُن میں تھی اُس کو قائم بھی تو رکھنا چاہئے۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص216)

اورنگ زیب کی خدمات

مثال کے طور پر مَیں کہتا ہوں اورنگ زیب کو حضرت مسیح موعود مجدّد کہا کرتے تھے اور بیسیوں دفعہ آپ نے اُسے مجدّد کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا خیال تھا کہ اکبر مجدّد ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا ہم اکبر کو اچھا نہیں سمجھتے البتہ اورنگ زیب کو مجدّد سمجھتے ہیں۔ لیکن اورنگ زیب کی شکل تاریخوں میں نہایت ہی تاریک دکھائی گئی ہے، حالانکہ تاریخی طور پر ہی اُس کی بیسیوں نیکیاں ثابت ہیں۔ اگر کہا جائے کہ اورنگ زیب اگر مجدد تھا تو اُس نے اپنی بادشاہت میں فلاں فلاں غلطیاں کیوں کیں تو یہ بے وقوفی ہے۔ وہ مجدّدیت اِس قسم کی نہیں تھی جو مأمورین کو حاصل ہوتی ہے بلکہ عام رنگ کی مجدّدیت تھی۔ وہ اسلام کا درد اپنے سینہ میں رکھتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے دین کا خاص رنگ میں کام لے رہا ہے۔ پھر ہر مجدّد مبعوث نہیں ہوتا اور نہ مجدد معمولی غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔ مبعوث مأمورین ہوتے ہیں اور وہ بھی صرف اُن غلطیوں سے پاک ہوتے ہیں جن کا دین اور شریعت اور اخلاقِ فاضلہ سے تعلق ہو۔ بشری کمزوریاں اُن میں پائی جاتی ہیں۔ حدیثوں میں جو یہ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدّد مبعوث کیا کرے گا اِس سے کئی قسم کے مجدّد مراد ہیں، بعض مذہبی مجدّد ہوتے ہیں، بعض سیاسی مجدّد ہوتے ہیں اور بعض علمی مجدّد ہوتے ہیں۔ جو سیاسی مجدّد ہوں وہ سیاسی لحاظ سے اسلام کو غالب کیا کرتے ہیں اور ان کی زندگیاں نیک بادشاہ کے طور پر دیکھی جاتی ہیں نہ کہ نیک پِیر کے طور پر۔ اور غلطیاں نیک بادشاہ سے بھی ہو سکتی ہیں۔ غرض تاریخوں میں مسلمان بادشاہوں پر بہت سے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے مصنف اِس طرف بھی توجہ کریں تو وہ سلسلہ کے لئے مفید لٹریچر مہیا کرسکتے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد2 ص216)

بقیہ صفحہ 6 اوقات نماز میں حکمت

دوسرے کی مدد چاہتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے پس جب اس پر ابتداء مصیبت ہو تو اسی وقت سے گویا نماز شروع ہوجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص پر غیر متوقع گورنمنٹ کی طرف سے وارنٹ گرفتاری جاری ہوگیا کہ فلاں امر کے متعلق تم اپنا جواب دو یہ پہلا مرحلہ ہے جو مصیبت کا آغاز ہوا اور اس کے امن وسکون میں زوال شروع ہوگیا۔ یہ وقت ظہر کی نماز کے مشابہ ہے۔ پھر بعد اس کے جب وہ عدالت میں حاضر ہوا اور بیانات ہونے کے بعد اس پر فرد جرم لگ گئی اور شہادت گزر گئی تو اس کی مصیبت اور کرب پہلے سے زیادہ بڑھ گئی یہ گویا عصر کا وقت ہے کیونکہ عصر کی نماز کا وقت ہے۔ کیونکہ عصر کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج کی روشنی بہت ہی کم ہو جاوے۔ یہ عصر کا وقت اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کی عزت وتوقیر بہت گھٹ گئی اور اب وہ مجرم قرار پاگیا۔ اس کے بعد مغرب کا وقت آتا ہے یہ وہ وقت ہے جب آفتاب غروب ہوجاتا ہے اور یہ اس وقت سے مشابہ ہے جب حاکم نے اپنا آخری حکم اس کے لئے سنادیا اور عشاء کا وقت اس سے مشابہ ہے کہ جب وہ جیل چلا جاوے اور پھر فجر کا وقت ہے جب اس کی رہائی ہوجاوے۔ ان حالات کے ماتحت ایسے انسان کا درد سوزش ہر آن بڑھتی جاوے گی۔ یہاں تک کہ آخری اس کی سوزش و اضطراب اس کے لئے وہ وقت لے آوے کہ وہ نجات پا جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص95,94)

غرض نمازوں کے اوقات انسان کے روحانی تغیرات کا ظل اور نمازیں آنے والی مصیبتوں کا علاج ہیں انسان نہیں جانتا کہ چڑھنے والا نیا دن اس کے لئے کیا مصیبتیں لے کر آئے گا۔ پس اس سے پہلے کہ مصیبت والا دن آجائے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے خالق کی عبادت کرے اور دعائیں کرے کہ آنے والا دن اس کے لئے خیر وبرکت لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر آنے والے دن کو ہمارے لئے خیر وبرکت والا بنادے اور ہمیں اپنا حقیقی عبد بنائے۔ آمین

مکرم محمود احمد خالد صاحب

اوقات نماز میں حکمت

انسان کی پیدائش کا مقصد خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور اس سے زندہ تعلق قائم کرنا ہے۔ اس کا ذکر بڑی صراحت کے ساتھ خداتعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

خداتعالیٰ نے جن و انس کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ خدا کی عبادت اور اس سے زندہ تعلق انسان کس طرح پیدا کرسکتا ہے۔ اس کے لئے سب سے اہم ذریعہ نماز ہے جس کے ذریعہ انسان اپنا تعلق خداتعالیٰ کے ساتھ پیدا کرسکتا ہے۔

جب ہم دوسرے مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ان میں ہمیں عبادت کا کوئی خاص طریق نظر نہیں آتا اور نہ ہی کوئی خاص مقررہ وقت نظر آتا ہے۔ جبکہ اس کے مقابل پر دین حق ایک ایسا مذہب ہے جو کہ نہ صرف اپنے پیروکاروں کو عبادت کا احسن طریق سکھاتا ہے بلکہ ان کو وہ عبادت مقررہ وقت پر کرنے کی تلقین کرتا ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں یوں ہے۔

یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء:104)

یہ بھی ممکن تھا کہ دن میں کوئی ایک وقت مقرر کرکے نماز ادا کرنے کا حکم دیا جاتا مگر دین حق چونکہ فطرت انسانی کے ساتھ خاص مناسبت رکھتا ہے اور چونکہ انسان کی قلبی کیفیات بدلتی رہتی ہیں ایک ہی وقت عبادت دیر تک کرنے کی بجائے مختلف اوقات میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

کیونکہ ایک وقت میں دیر تک توجہ قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن اگر وقت مختصر ہو اور وقفہ وقفہ کے بعد عبادت بجالانے کا موقعہ ملے تو بشاشت قائم رہتی ہے اور عبودیت کے اظہار کا بار بار موقع ملتا ہے اور اللہ کی یاد دل میں قائم رہتی ہے۔ گویا انسان کا سارا وقت ہی عبادت الٰہی میں صرف ہوتا ہے اور دنیا کے کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود اللہ سے غافل نہیں ہوتا۔ نماز کے اوقات مقرر کرنے سے اجتماعیت کی روح زندہ رہتی ہے۔ پھر وقت کا تعین خود انسان کی اپنی مرضی پر نہ چھوڑنا اپنے اندر گہرا راز رکھتا ہے کہ انسان کو ہر وقت نماز ادا کرنے کی فکر میں رہے اور احساس ذمہ داری بیدار رہے ورنہ وقت کی پابندی کی اہمیت جاتی رہتی ہے اور سستی ظاہر ہونے لگتی ہے جو بالآخر عبادت کے فقدان پر منتج ہوتی ہے جیسا کہ پہلی قوموں کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اس مضمون کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بہت عمدگی سے بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

تعین اوقات کیسے مقبول کلمات ہیں کہ جب کسی قوم کی ترقی کی راہ کھلی اسی مشعل جان افروز کے نور سے تاریکی دور ہوئی ...... نماز انسان کے لئے بارگاہ الٰہی سے قرب کا وسیلہ ہے مگر چونکہ شریعت موسوی میں خاص قاعدہ نماز کا مقرر نہ تھا۔ لہٰذا روایت اور رواج پر مدار رہا اور بقول دالنجر صاحب کے یہود بھی ایک نماز گزار قوم ہوگئے اور ہر روز تین گھنٹے عبادت خدا کے قرار دے گئے یعنی نو بجے اور بارہ بجے اور تین بجے مگر چونکہ نماز میں مجتہدین کی ضرورت تھی اور اس کا علم قطعی نہ تھا کہ خود حضرت موسیٰؑ کیسے نماز پڑھتے تھے لہٰذا اکثر اوقات یہود کی نماز صرف ایک مصنوعی فعل ہوتا تھا۔

پھر حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو عبادت کی تلقین کی مگر افسوس ان میں بھی یہ نقص رہ گیا کہ کوئی معین قاعدہ نماز کا انہوں نے ترتیب نہ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چند عرصہ کے بعد عبادت خدا کا معاملہ بالکل عوام الناس کی رائے پر موقوف ہوگیا اور گرجوں میں ہفتہ وار نماز قرار دی گئی یعنی چھ روز کی غذائے روحانی نہ ملنے کی مکافات صرف ایک روز کی نماز سے کی گئی۔

الغرض یہ سب خرابیاں انتہائی درجہ تک پہنچ گئیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں رسول عربیؐ نے ایک مہذب اور معقول مذہب تلقین کرنا شروع کیا۔ آنحضرتؐ نے نماز پنجگانہ کا طریق اس لئے جاری کیا کہ آپ خوب جانتے تھے کہ انسان کی روح حق سبحانہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرنے کی کیسی مشتاق رہتی ہے اور نماز کے اوقات مقرر کردینے سے آپ نے ایک ایسا مضبوط قاعدہ نماز گزاری کا معین کردیا کہ نماز کے وقت انسان کا دل عالم روحانی سے عالم مادی کی طرف ہرگز متوجہ نہیں ہوسکتا۔ جو صورت اور ترکیب آپ ﷺ نے نماز کی اپنے قول و فعل سے مقرر کردی ہے اس میں یہ خوبی ہے کہ اہل اسلام ان خرابیوں سے محفوظ رہے ہیں جو عیسائیوں میں نماز کی ترکیب پر ہمیشہ ہوا کرتے تھے۔

پابندی اوقات میں ایک قدرتی تاثیر ہے کہ ہر وقت معینہ وقت کے آنے پر قلب انسانی میں بے اختیار جذب و میلان اس ڈیوٹی کے ادا کرنے کے لئے پیدا ہو جاتا ہے۔ پابند صلوٰۃ گویا ہر وقت نماز میں ہی رہتا ہے کیونکہ ایک نماز کے ادا کرنے کے بعد فوراً دوسری نماز کی طیاری اور فکر ہو جاتی ہے۔ (فصل الخطاب حصہ دوم ص 283,282)

قیام نماز کے مقررہ اوقات اپنے اندر بڑی کشش اور تاثیر رکھتے ہیں۔ پس قیام نماز میں اوقات نماز کا بہت بڑا دخل ہے جو قرآن کریم میں اصولی طور پر بیان کردیئے گئے ہیں اور آنحضرتؐ نے خود اپنی سنت سے ان کے اول اور آخر اوقات مقرر کردیئے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 79 سے اوقات نماز کا استدلال کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اقم الصلوٰۃ لدلوك۔

(بنی اسرائیل:79)

اس آیت میں پانچوں نمازوں کے اوقات بتائے گئے ہیں۔ دلوک کے تین معنی ہیں اور ہر ایک معنی کی رو سے ایک نماز کا وقت ظاہر کردیا گیا ہے۔

(1) مالت وزالت عن بعدالسماء یعنی زوال کو دلوک کہتے ہیں اس میں ظہر کی نماز آ گئی۔

(2) اصفرت جب سورج زرد پڑ جائے تو اس کو بھی دلوک کہتے ہیں۔ اس میں نماز عصر کا وقت بتادیا۔

(3) تیسرے معنی غربت یعنی غروب شمس کے ہیں۔ اس میں نماز مغرب کا وقت بتادیا۔

(4) غسق اللیل کے معنی ظلمۃ اول لیل کے ہیں۔ یعنی رات کے ابتدائی حصہ کی تاریکی اس میں نماز عشاء کا وقت مقرر کردیا گیا۔

(5) قرآن الفجر صبح کی نماز کا ارشاد فرمادیا۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے پاس جبریل آئے اور کہا اٹھئے نماز پڑھیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ سورج ڈھلنے لگا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا۔ پھر سورج غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھی پھر عشاء کی نماز شفق یعنی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد پڑھی پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔

اس کے بعد دوسرے دن پھر جبریل آئے اور ان کے بتانے پر آپؐ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو گیا تھا اور مغرب کی نماز کل والے وقت پر ہی پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز آدھی رات یا تیسرے حصہ رات گزرنے پر پڑھی اور صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جبکہ روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی اس کے بعد حضرت جبریل نے کہا ہر نماز کا افضل اور بہترین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان کا ہے۔ (مسند احمد)

نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدائے حیی و قیوم کا نام لیا جائے کیونکہ جس طرح گرمی کے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انسان ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پیتا رہتا ہے تا کہ گلا تر رہے اور اس کے جسم کو قوت پہنچتی رہے۔ اسی طرح کفر اور بے ایمانی کی گرم بازاری میں انسانی روح کو تر و تازگی پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انسان کے لئے نماز کا وقت مقرر کیا تا کہ گناہ کی گرمی اس کی روح کو جھلس نہ دے۔ جب دنیا کا نظر فریب اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ تو نماز کی مدد سے وہ خدا کی طرف جھکتا ہے نماز کے لئے وقت مقرر کرنے سے اجتماعیت کی روح کو زندہ رکھنے کا موقع ملتا ہے اس طرح لوگ بآسانی جمع ہوسکتے ہیں اور آپس میں محبت کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک دوسرے کی خیریت معلوم ہو جاتی ہے۔

سچی محبت ہمیشہ اپنے ساتھ بعض ظاہری علامات بھی رکھتی ہے اور محبت کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ انسان اٹھتے بیٹھتے اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی یاد اپنے دل میں تازہ رکھتا ہے جب کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو یاد کرلیتا ہے تو اس کی محبت دل میں تازہ ہو جاتی ہے اور اس کی صورت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے نماز بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے اس لئے دین حق نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خداتعالیٰ کا نام لے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ انسان پر جتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اتنی ہی شدت سے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی اسے بار بار مشق کرائی جاتی ہے تا کہ یہ اطمینان رہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اس کا حکم ماننے کے لئے پوری طرح سے مستعد اور تیار ہیں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ میں مشاغل اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اتنا وقت نمازوں کے لئے نکالنا مشکل ہے تو بات یہ ہے کہ اگر نماز کی غرض محبت الٰہی کی آگ بھڑکا کر اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے سہولت بہم پہنچانا ہے اور اس کے لئے مشق کرنا ہے تو جس زمانہ میں مشاغل بڑھ جائیں اس زمانہ میں نماز بار بار پڑھنے کی اہمیت بڑھ جانی چاہئے کیونکہ ظاہر ہے کہ جس وقت مقصد کو بھلا دینے کے سامان زیادہ ہوں گے اس وقت مقصد کی طرف بار بار توجہ دلانے کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے پس اس زمانہ میں اگر دنیوی مشاغل بڑھ گئے ہیں تو نماز کی ضرورت بھی بڑھ گئی ہے کیونکہ نماز کی غرض انسانی نفس میں وہ استعداد پیدا کرنا ہے جس کی مدد سے وہ مادی دنیا سے نکل کر روحانی عالم میں پہنچ سکے تا کہ انسان کا دماغ جسمانی خواہشات میں ہی الجھ کر نہ رہ جائے بلکہ اعلیٰ اخلاق کو حاصل کرے کیونکہ نماز کی مدد سے انسان بدیوں سے بچتا ہے اور اعلیٰ اخلاق حاصل کرتا ہے۔ اس طرح اس کا وجود جو نماز کا پابند ہے انسان کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بن جاتا ہے پھر جو عمل اپنے اندر خوبیاں رکھتا ہو اس کی ضرورت مادی مصروفیت کی کثرت سے کم نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود اوقات نماز کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

نماز کے جو پانچ وقت مقرر کئے ہیں اس میں حکمت ہے نماز اس لئے ہے کہ جس عذاب شدید میں پڑنے والا مبتلا ہے وہ اس سے نجات پالیوے۔ اوقات نماز کے لئے لکھا ہے کہ وہ زوال کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان غنی ہوتا ہے تو وہ طاغی ہو جاتا ہے اور حدود اللہ سے نکل جاتا ہے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مرزا محمد عامر صاحب مربی سلسلہ تحریک جدید ربوہ کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ یکم دسمبر 2011ء کو خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام زنیرہ مرزا رکھا گیا ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا محمد ارشد خالد صاحب کی پوتی اور مکرم مرزا محمد رمضان صاحب آف ننگل کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے، خادمہ دین، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور احمدیت کیلئے روشن ستارہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری محمد حفیظ صاحب شمالی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم خرم حفیظ صاحب اور بہو مکرمہ انعم باجوہ صاحبہ لاہور کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 19/اکتوبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام نور بخت تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم کرنل (ر) یسیر باجوہ صاحب حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے اور والدہ کی طرف سے محترمہ بہشت بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ چوہدری محمد حسین صاحب آف تلونڈی عنایت خان پسرور سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچی کو نیک، صالحہ باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

ملازمت کے مواقع

لاہور شہر کے نزدیک واقع ایک ٹیکسٹائل ملز کو درج ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔

لوڈنگ سپروائزر: تعلیم F.A+ متعلقہ فیلڈ میں کم از کم 2 سال کا تجربہ/ریٹائرڈ ملٹری آفیسر

اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ: Fresh B.com

کمپیوٹر آپریٹر Metric/F.A+ Computer Literate

ٹرینی ٹیکنیشن: Fresh Metric Science

ایسے احباب جو ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں وہ نظارت صنعت و تجارت صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے فوری رابطہ کریں۔

لاہور شہر کیلئے ڈرائیورز درکار ہیں ایسے احباب جماعت جو گاڑی چلانے کا اچھا تجربہ رکھتے ہوں اور جسمانی طور پر صحت مند ہوں نظارت صنعت و تجارت سے فوری رابطہ کریں۔ ملٹری سے ریٹائرڈ افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

(نظارت صنعت و تجارت)

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالحکیم خاں صاحب کاٹھگڑھی دارالعلوم شرقی نور ربوہ بعمر 80 سال مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مدثر احمد صاحب حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے والد محترم محمد اعظم صاحب حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور مورخہ 24/اکتوبر 2011ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ واہ کینٹ میں گزارا۔ واہ کینٹ میں 1954ء سے آپ جماعت کے مختلف شعبوں سے منسلک رہے آپ کو 48 سال تک جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔ 1970ء سے 1976ء تک آپ کا گھر نماز سنٹر رہا اس دوران بیشتر جماعتی پروگرام آپ کے گھر پر ہوتے تھے مرکزی مہمانوں کو ٹھہرانے کا انتظام بھی آپ کے گھر پر ہوتا تھا۔ آپ ایک لمبے عرصے تک حلقہ لالہ رُخ واہ کینٹ کے صدر رہے اس کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور قائم مقام امیر کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ آپ نے نایاب جماعتی کتب کا ذخیرہ واہ کینٹ کی جماعت کو عطیہ کیا جو کہ ایک لائبریری کی صورت میں موجود ہے اور وہاں کی جماعت اس سے استفادہ کر رہی ہے۔ 2006ء میں آپ نے واہ کینٹ چھوڑ کر لاہور میں سکونت اختیار کر لی آپ کی تدفین لاہور کے احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں ہوئی۔ مرحوم والد صاحب نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نیک افعال کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم فلاح الدین صاحب مربی سلسلہ نوشہرہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمود علی صاحب مورخہ 28 نومبر 2011ء کو دل کا دورہ پڑنے سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 29 نومبر کو بعد از نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم بہت نرم دل اور شفیق اور اپنے بچوں سے بہت پیار و محبت کرنے والے تھے۔ مرحوم مکرم حکیم سردار محمد صاحب مرحوم کے بیٹے اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے خالو تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم تحسین احمد صاحب والٹن روڈ لاہور لکھتے ہیں۔

میرے والد محترم وسیم احمد قمر صاحب ولد مکرم چوہدری خورشید محمد صاحب مرحوم والٹن روڈ لاہور مورخہ 21 نومبر 2011ء کو برین ہیمبرج کی وجہ سے سی ایم ایچ لاہور میں 50 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ بیت المہدی ربوہ میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مرحوم مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب شہید لاہور اور مکرم مبشر احمد ارشد صاحب کینیڈا کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار، ہنس مکھ، پابند صوم و صلوٰۃ اور ہر کسی کے دکھ درد میں شامل ہوتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے وصول کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل نمبر 0332-7075210 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد داخلہ لے سکتے ہیں۔

ٹائپنگ (اردو+انگلش)، بیسک ایم ایس آفس ان پیج۔ دورانیہ 1 ماہ فیس کورس -/1500 روپے

ویب ڈیزائننگ ٹریننگ کورس

یہ ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے۔

ایچ ٹی ایم ایل، جاوا سکرپٹ، ڈریم ویور، فوٹو شاپ

دورانیہ 2 ماہ فیس کورس -/2000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر سیکشن)

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ دل کی کمزوری اور بلڈ شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل رہنے کے بعد گھر آ گئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ملک سعید احمد صاحب سکرٹری مال حلقہ وحدت کالونی لاہور دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ سی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عتیق شاہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مصطفیٰ ٹاؤن لاہور کو پاؤں میں شدید چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

سردیوں کا تحفہ، ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافہ

ایل پی جی گیس مافیا کی طرف سے عوام کو سردیوں کا پہلا تحفہ دیتے ہوئے مائع گیس کی قیمتوں میں 5روپے فی کلو، گھریلو سلنڈر 60روپے اور کمرشل سلنڈر کی قیمت میں 240روپے بلا جواز اضافہ کر کے غریب عوام کی زندگی میں مزید مشکلات کا اضافہ کردیا۔

کرم ایجنسی میں جھڑپیں کرم ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز اور شدت پسندوں کے مابین شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جس کے نتیجہ میں 13 شدت پسند ہلاک ہو گئے جبکہ 2اہلکار جاں بحق اور 6زخمی ہوگئے۔

نیٹو سپلائی کی معطّلی، ایک لٹر پٹرول 10ہزار روپے میں پڑنے لگا

مہند ایجنسی واقعہ کے بعد سے چمن بارڈر کے راستے نیٹو فورسز کو سامان رسد کی مسلسل معطّلی کی وجہ سے افغانستان میں اتحادی فوجیوں کو پٹرولیم مصنوعات کی شدید قلت کا سامنا ہے اور ایک لٹر پٹرول 10ہزار روپے میں پڑنے لگا ہے۔ سپلائی بند ہونے سے پینٹاگون کا بجٹ بڑھ گیا ہے اور اسے مالی مشکلات کا سامنا ہے۔

(بقیہ از صفحہ 1)

جماعت احمدیہ نے کہا کہ ایسے واقعات کی بڑی وجہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت وتعصب پر مبنی بے بنیاد اور شر انگیز پروپیگنڈہ کی مسلسل جاری مہم ہے۔ جس سے انگیخت ہو کر شر پسند افراد احمدیوں کے خلاف مجرمانہ کارروائیاں کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تک جماعت احمدیہ کے حوالے سے جاری کئے گئے مخصوص امتیازی قوانین ختم نہیں کئے جاتے اس طرح کے واقعات پر قابو پانا مشکل ہے۔

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 11دسمبر 2011ء کو بوقت 11:00 بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا کر مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ قبل از وقت ہسپتال تشریف لا کر پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔دسمبر

طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	5:06

پلاٹس ودکان برائے فروخت
جلسہ گاہ ربوہ کی شرقی دیوار کے ساتھ بیوت الحمد کو جانے والی سڑک پر 10 مرلہ کے 3 پلاٹس نیز گولبازار ربوہ میں نیو الکیمسٹس سے متصل ایک عدد دکان برائے فروخت ہے۔
خواہشمند احباب درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔
سید شاہد احمد 0334-6365887,0333-2114989

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

برائیڈل سوٹ۔ فینسی سوٹ، انڈین ساڑھی لہنگا اور بہت کچھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

روغن زعفرانی مہرے، مُرچے، موڈھے، گٹے، گوڈے کی درد سے فوری نجات
حکیم منور احمد عزیز چک چھٹہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، ویسٹکوٹ گرلز سوٹ
1سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراؤزر۔ بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

گرما گرم ورائٹی، ٹھنڈی ٹھار قیمت
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

اکسیر موٹاپا موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

CASA BELLA
Home Furnishers

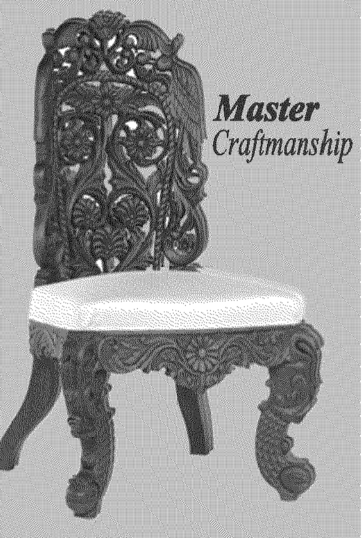

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

نیا سال ہم سب کو مبارک ہو ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو
الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ایئر کنڈیشنڈ • فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ • تمام سہولیات کے ساتھ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

رشید برادرز گولبازار ربوہ
Shop: 047-6211584
Hall: 047-6216041
Rasheed uddin
0300-4966814
Aleem uddin
0300-7713128

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں جرمن زبان کے امتحان کی تیاری، جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003

FR-10